مستحبات وآداب وضو

گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنا افضل ہے:

سوال: زید کہتا ہے کہ مسجد میں آ کر وضو کرنے کے بجائے گھر سے وضو کر کے آنا زیادہ ثواب ہے، کیا زید کا یہ قول صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

زید کا قول صحیح ہے گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف آنے کی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔

عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم : صلوٰة الرجل فی الجماعة تضعف علی صلوته فی بيته وسوقه خمساً وعشرين ضعفاً وذلک أنه إذا توضأ فأحسن الوضوء ثم خرج إلی المسجد لايخرجه إلاالصلوٰة لم يخط خطوةً إلا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة فإذاصلی لم تزل الملائكة تصلی عليه مادام فی مصلاه ،ألّٰلهم صلّ عليه ،ألّٰلهم ارحمه، ولايزال أحدكم فی صلوٰة ما انتظر الصلوٰة. (متفق عليه)

وعن أبی أمامة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: من خرج من بيته متطهراً إلی صلوٰة مكتوبة فأجره كأجرالحاج المحرم ومن خرج إلی تسبيح الضحیٰ لاينصبه إلاإياه فأجره كأجر المعتمر وصلوٰة علی أثرصلوٰة لا لغوبينهما كتاب فی عليين". (رواه أحمدؒ وأبوداؤدؒ)

"وعن عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه(فی حديث طويل)ومامن رجل يتطهرفيحسن الطهورثم يعمد إلی مسجد من هذه المساجد إلاكتب اللّٰه له بكل خطوة يخطوهاحسنة ورفعه بهادرجة وحط عنه بهاسيئة". (رواه مسلمؒ)

"وعن سهل بن حنيف مرفوعاً:من تطهرفی بيته ثم أتی مسجد قباء فصلی فيه صلوٰة كان له كأجرعمرة". (ابن ماجه)

عقلاً بھی گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت ظاہر ہے اس لیے کہ اس میں مسجد اور جماعت کا احترام ہے۔ کوئی شخص کسی دربار میں حاضر ہونا چاہے تو اس کی عظمت کا تقاضہ ہے کہ گھر سے صاف ستھرا ہو کر چلے، نہ یہ کہ

دربار میں پہنچ کر پانی تلاش کرے، یہ دربار کی عظمت کے خلاف ہے، جیسا کہ حرم میں داخل ہونے والے کے لیے مواقیت سے احرام باندھنے کے حکم سے بھی بیت اللہ کی عظمت کا اظہار مقصود ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آج کل مساجد میں جا کر وضو کرنے کا جو عام دستور ہو گیا ہے یہ درست نہیں،(۱) البتہ مسافر یا معذور وغیرہ کے لیے کوئی مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ / ربیع الاول ۷۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۱۱-۱۲)

زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے:

سوال: وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں، بینوا توجروا؟

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

مستحب ہے۔

"**قال في التنوير: (ومن اٰدابه):... (الجمع بين نية القلب وفعل اللسان)، وفي الشرح: هذه رتبة وسطى بين من سن التلفظ بالنية ومن كرهه لعدم نقله عن السلف**". (ردالمحتار: ۱/۱۱۸)(۲) **فقط واللّٰه تعالىٰ أعلم**

۸ / رمضان ۹۳ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۹)

دوران وضو قبلہ رخ ہونا:

سوال: کسی خاص رخ پر بیٹھ کر وضو کرنا افضل ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

ہر سمت بیٹھ کر وضو کیا جا سکتا ہے لیکن قبلہ رخ بہتر ہے۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی ۸/۳/ ۱۳۷۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۶۲)

وضو میں ہر عضو پر بسم اللہ پڑھنا:

سوال: وضو میں ہر عضو پر بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

وضو میں ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمۂ شہادت پڑھنا مستحب ہے علاوہ ازیں ہر عضو کے لیے مخصوص دعا بھی

---

(۱) یعنی مناسب نہیں ہے۔ انیس

(۲) الدر المختار مع ردالمحتار، مطلب في تتميم مندوبات الوضوء، ج۱ص۱۲۶، ۱۲۷، بیروت، انیس الرحمٰن قاسمی

(۳) (ومن آدابه)... (استقبال القبلة). (تنوير الأبصار على هامش ردالمحتار: ۱/۱۲۸)الدر المختار مع ردالمحتار، مطلب في تتميم مندوبات الوضوء، ج۱ص۱۲۴، ۱۲۵، بیروت، انیس

ماثور ہے اور عضو دھونے کے بعد درود شریف بھی مگر ان سب کا پڑھنا مراد نہیں بلکہ ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھ لے۔

"قال العلائیؒ فی آداب الوضوء: (والتسمیة) کمامر (عندغسل کل عضو) وکذا الممسوح (والدعاء بالواردعنده) أی عند کل عضو، وقدرواه ابن حبانؒ وغیره عنه علیه الصلوٰة والسلام من طرق، وفي الشامیة:(قوله والتسمیة کمامر) أی من الصیغة الواردة وهی :بسم اللّٰه العظیم، والحمد للّٰه علی دین الإسلام،وزاد فی المنیة التشهد هناأیضاً تبعاً للمحیط وشرح الجامع لقاضی خانؒ،قال فی الحلیة:وعن البراء ابن عازبؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: مامن عبد یقول حین یتوضأ بسم اللّٰه ثم یقول بکل عضو أشهدأن لاإله إلااللّٰه وحده لاشریک له وأشهدأن محمداًعبده ورسوله، ثم یقول حین یفرغ: اللّٰهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین إلافتحت له ثمانیة أبواب الجنة یدخل من أیهاشاء،الخ(قوله والدعاء بالوارد)فیقول بعدالتسمیة عند المضمضة:اللّٰهم أعنّی علیٰ تلاوة القراٰن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک، و عند الاستنشاق: اللّٰهم أرحنی رائحة الجنة ولاترحنی رائحة النار،وعندغسل الوجه: اللّٰهم بیّض وجهی یوم تبیض وجوه وتسود وجوه، وعندغسل یده الیمنیٰ: اللّٰهم أعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حساباً یسیراً،وعندغسل الیسریٰ: اللّٰهم لاتعطنی کتابی بشمالی و لا من وراء ظهری ،وعندمسح رأسه: اللّٰهم أظلنی تحت عرشک یوم لاظل إلاظل عرشک، وعند مسح أذنیه: اللّٰهم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون أحسنه، وعند مسح عنقه: اللّٰهم أعتق رقبتی من النار،وعندغسل رجله الیمنیٰ: اللّٰهم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الأقدام، وعندغسل الیسریٰ: اللّٰهم اجعل ذنبی مغفوراً وسعیی مشکوراً وتجارتی لن تبور(إلی قوله)وسیاتی أنه یصلی علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بعدغسل کل عضو(إلی قوله)فأتی فی الجمیع بأو". (ردالمحتار :۱/۱۱۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵؍ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ (احسن الفتاویٰ:۲/۱۰-۱۱)

اعضائے وضو کو دھوتے وقت دعا:

سوال:۔آدابِ وضو وآدابِ اذان میں خاموش رہ کر ہر عضو کی دعا پڑھنا اور اذان کا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر اذان یا وضو کے دوران دنیا کی باتیں کی جائیں تو کیا حرج ہے؟

هو المصوب

اذان کا جواب دینا عملاً واجب اور قولاً مستحب ہے۔(۱)

(۱) ویجیب وجوباً،وقال الحلوانیؒ :ندباً،الواجب الإجابة بالقدم.(الدرالمختارمع ردالمحتار: ج۲ص۶۵)

اور وضو میں جو دعائیں منقول ہیں ان کا پڑھنا مستحب ہے یا پھر خاموش رہیں، دنیاوی باتوں سے احتراز لازم ہے۔(۱) تاہم ضروری دینی باتیں کر سکتے ہیں، امام و مصلیان کا حکم یکساں ہے۔

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ج ۱ صفحہ ۲۰۴)

وضو کی دعا:

وضو کے اندر کونسی دعا حدیث سے ثابت ہے ہم نے پڑھا ہے کہ وضو کے بعد سورہ إنا أنزلنا پڑھنے پر چالیس سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں کیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

وضو میں ابتداءً "**بسم اللّٰه العلي العظيم والحمد لله علىٰ دين الإسلام**" پڑھنا(۱) اور اعضاء وضو کو دھوتے وقت "**أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله**" اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد "**اللّٰهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين**" پڑھنا(۲) مسنون ہے۔ جس کی حدیث میں بہت زیادہ فضیلت ہے۔

حدیث میں لکھا ہے کہ اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں چاہے داخل ہو جاوے اور اگر دھیان سے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ لے جو کہ مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

قال في الحلية عن البراء بن عازب رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما من عبد يقول حين يتوضأ بسم اللّٰه ثم يقول بكل عضو أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله ثم يقول حين يفرغ: اللّٰهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين إلا فتحت له ثمانية أبواب الجنة يدخل من أيها شاء فإن قام من وقته ذلك فصلى ركعتين يقرأ فيهما ويعلم ما يقول انفتل من صلاته كيوم ولدته أمه ثم يقال له استأنف العمل رواه الحافظ المستغفري وقال: حديث حسن. (شامي: ج ۱ ص ۹ ۳)(۳)

اس کے علاوہ ہر عضو کے دھونے کے وقت کی دعائیں بھی منقول ہیں، ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

(۱) وأن يقول عند كل عضو أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وأن لايتكلم فيه بكلام الناس، كذا في المحيط. (الفتاویٰ الهندية: ج ۱ ص ۸)

(۱) الدر المختار على الرد: ۱/۱۰۱، مطبع عثمانية

(۲-۳) ردالمحتار: ۱/۱۱۸، مطبع عثمانية

وضو کے بعد ''إنا أنزلنا ''کا پڑھنا آداب وضو میں سے لکھا ہے۔

''ومن الآداب (إلی أن قال) وقراء ۃ سورۃ القدر''. (الدر المختار علیٰ ھامش ردالمحتار :۱/۹۷)

''إنا أنزلنا '' کے پڑھنے پر چالیس سال کے گناہ معاف ہونے کی حدیث ہماری نظر سے نہیں گذری ہے۔البتہ حدیث میں بعد وضو کے'' إنا أنزلنا '' پڑھنے کی یہ فضیلت لکھی ہے کہ جس نے ایک مرتبہ'' إنا أنزلنا '' پڑھی اس کا شمار صدیقین میں ہوگا اور جس نے دومرتبہ پڑھی اس کا نام شہداء کے رجسٹر میں لکھ دیا جاتا ہے اور جس نے تین مرتبہ پڑھی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حشر انبیا علیہم السلام کے ساتھ فرمائیں گے۔(۱)

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی ،مفتی دارالعلوم دیوبند سہارنپور، الجواب صحیح :محمود عفی عنہ (منتخبات نظام الفتاویٰ:۱/۱۴۰۔۱۴۱)

وضو کے ہر ہر عضو کی دعا:

سوال: جناب حضرت مفتی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا کہ وضو کرتے وقت سارے وضو کے دوران کچھ دعائیں پڑھتے رہتے تھے۔مجھے بھی شوق ہے براہِ کرم وہ دعائیں لکھ دیں؟ محمد اقبال از ساہیوال۔

الجواب

عالمگیری ج ا ص ۵ میں آداب وضو میں لکھا ہے: کہ ہر ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے۔اس کے ساتھ ساتھ کلی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

۱۔ اللّٰهُمَّ أعِنِّي عَلٰى تِلَاوَةِ القُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ پڑھیں

۲۔ اللّٰهم أرِحْنِي رَائِحَةَ الجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِي رَائِحَةَ النَّارِ.

چہرہ دھوتے وقت یہ پڑھیں۔

۳۔ اللّٰهم بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.

دایاں بازو دھوتے وقت یہ پڑھیں۔

۴۔ اللّٰهم أعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِي حِسَاباً يَسِيْراً .

بایاں بازو دھوتے وقت یہ پڑھیں۔

۵۔ اللّٰهم لَاتُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِن وَّرَاءِ ظَهْرِيْ .

(۱) من قرأ سورة القدر مرة واحدة كان من الصديقين ومن قرأها مرتين كتب في ليلة ديوان الشهداء ومن قرأها ثلاثاً حشرهُ الله محشر الأنبياء. (مراقی الفلاح علیٰ ہامش الطحطاوی:۲۳)

سر کا مسح کرتے وقت یہ پڑھیں۔

۶۔ اللّٰهم أظِلّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ.

کانوں کا مسح کرتے ہوئے یہ پڑھیں۔

۷۔ اللّٰهم اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أحْسَنَهُ.

گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ پڑھیں۔

۸۔ اللّٰهم أعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ.

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھیں

۹۔ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلٰى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُ الأقْدَامُ.

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھیں۔

۱۰۔ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوراً وَسَعْيِيْ مَشْكُوْراً وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ.

اور پھر ہر عضو کو دھونے کے بعد درود شریف بھی پڑھیں۔فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس، ملتان ۱۰/۵/۱۴۰۹ھ۔

ادعیہ مذکورہ کا ترجمہ:

۱۔ اے اللہ! تلاوتِ قرآن اور اپنے ذکر وشکر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

۲۔ اے اللہ! جنت کی خوشبو نصیب فرما اور دوزخ کی بدبو سے بچا۔

۳۔ اے اللہ! میرا چہرہ اس دن چمک دار بنا جس دن کہ کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے۔

۴۔ اے اللہ! مجھے میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرمانا اور مجھ سے ہلکا پھلکا حساب فرمانا۔

۵۔ اے اللہ! مجھے میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ پشت کے پیچھے سے۔

۶۔ اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عرش کے سائے میں لے لینا جس دن کہ آپ کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۷۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو اچھی سنی ہوئی بات پر عمل بھی کرتے ہیں۔

۸۔ اے اللہ! میری گردن کو آگ سے آزاد فرما۔

۹۔ اے اللہ! مجھے پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن کہ بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

۱۰۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت کو خسارے سے بچا۔

(خیر الفتاویٰ ۲/۱۷-۷۲)

وضو کے بعد دعا کا ثبوت:

سوال: عام طور سے وضو میں جو دعا پڑھی جاتی ہے اور بعض کتابوں میں بھی اس کا ذکر ہے اور مکتب و جماعت وغیرہ میں کثرت سے یاد کرائی جاتی ہے تو اس کا پڑھنا کیسا ہے۔ بدعت تو نہیں ہے؟ کیونکہ میں نے ماہنامہ ''صراط مستقیم'' میں پڑھا تو اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ وضو میں کوئی دعا پڑھنا بدعت ہے اور اس میں ضروری سمجھ کر پڑھنے کی کوئی قید نہیں، صاف طور پر لکھا ہے کہ وضو میں دعا پڑھنا سراسر بدعت ہے۔ اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

هو المصوب

وضو کے وقت دعا پڑھنا بہتر ہے، البتہ لازم سمجھنا بدعت ہے۔

وعن البراءؓ مرفوعاً: مامن عبد يقول حين يتوضأ بسم الله، ثم يقول عند كل عضو: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريک له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، ثم يقول حين فرغ: اللّهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين، إلافتحت له ثمانية أبواب الجنة يدخل من أيها شاء، فإن قام من فوره ذلک فصلى ركعتين يقرأ فيهما ويعلم مايقول انفتل من صلوته كيوم ولدته أمه ثم يقال له استأنف العمل، رواه المستغفري في الدعوات، وقال حسن غريب. (۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ج ۱ صفحہ ۲۰۴ و ۲۰۵)

اذان کے وقت وضو کرتے ہوئے وضو کی دعا پڑھنے کا حکم:

(۱) وضو کرتے وقت اگر اذان ہو رہی ہو تو کیا جو دعائیں وضو کے عضو دھونے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ پڑھنی چاہئیں؟ یا اذان کا جواب دینا چاہئے؟

(۲) کیا تصویر (جاندار) کی طرف دیکھنا بھی گناہ ہے، اگر جاندار کی تصویر ننگی ہوئی نہ ہو، یعنی سامنے نظر نہ آتی ہو، لیکن کسی طرح چھپی ہوئی ہو تو ایسی تصویر دیکھنا بھی گناہ ہے (مثلاً کسی کتاب کے اندر تصویر کا ہونا اخبار کے اندر کے ورقوں پر جاندار تصویر کا ہونا وغیرہ)

(۳) انگریز لوگ جب ان کی کرسمس ہوتی ہے تو مسلمان کے گھر میں بھی اکثر کرسمس کارڈ بھیجتے ہیں تو کیا مسلمان کو بھی (اخلاقاً) جن انگریز نے اس کے گھر کارڈ بھیجا ہے کرسمس کارڈ بھیجنا جائز ہے؟

(۴) جب اذان میں مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو منہ کب پھیرے اور کہاں تک تفصیل سے لکھیں؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

(۱) بہتر ہے کہ کلماتِ اذان کا جواب دیا جائے۔

(۱) إعلاء السنن: ج ۱ ص ۲۷، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، فيمايقال بعد الوضوء: حديث: ۵۵.
(والدعاء الوارد عنده) أي عند كل عضو، وقدرواه ابن حبانؒ وغيره عنه عليه الصلاة والسلام من طرق، قال محقق الشافعية الرمليؒ: فيعمل به في فضائل الأعمال وإن أنكره النوويؒ. (درمختار: ج ۱ ص ۲۵۲)

(۲) عزت وعظمت ومحبت یا رغبت وشہوت یا بدنگاہی کے جذبہ سے دیکھنا منع ہے۔

(۳) ہاں اپنے عید وغیرہ خوشی کے موقع میں اخلاقاً مسلمان بھی بھیج سکتے ہیں۔

(۴) جب ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کہنا شروع کرے، تو منہ پھیرے اور پورا چہرہ کندھے تک پھیرے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند سہارنپور ۲۵/۱/۱۳۹۶ھ۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱۴۲/۱، ۱۴۳)

وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا:

سوال: وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

وضو کرنے کے بعد جس طرح کچھ ادعیہ کا مستحب ہونا ثابت ہے۔ جیسے: **اللّٰهم اجعلنی من التوابین، الخ، یا سبحانک اللّٰهم وبحمدک، الخ.** اسی طرح یہ بھی مستحب ہے کہ ان ادعیہ کے پڑھتے وقت نظر آسمان کی طرف ہو۔

''قال فی الرد: (تحت قوله وأن یقول بعده) وزاد فی المنیة أیضاً: وأن یقول بعد فراغه سبحانک اللّٰهم وبحمدک أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرک وأتوب إلیک وأشهد أن محمداً عبدک ورسولک ناظراً إلی السماء''. (ردالمحتار: ۹۵/۱، مطلب فی بیان ارتقاء الحدیث الضعیف الی مرتبة الحسن) فقط واللّٰه تعالیٰ أعلم

۵/صفر ۸۴ھ (احسن الفتاویٰ: ۱۶/۲-۱۷)

وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دعا مانگنا:

سوال: دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا کیسا ہے، وضو کے بعد نگاہ اٹھا کر دعا مانگیں یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ حامداً ومصلیاً

دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے۔(۱) البتہ وضو کے بعد شہادت وغیرہ پڑھتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۵۵/۵)

(۱) ''ویکره أن یرفع بصره إلی السماء لمافیه من ترک الأدب''. (حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح: ۳۱۶، فصل فی صفة الأذکار، قدیمی) عن عقبة بن عامر الجهنی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم نحوه.... قال عند قوله ''فأحسن الوضوء'' ثم رفع نظره إلی السماء. (سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة، باب مایقول الرجل إذا توضأ: ۲۶/۱، امدادیه، وکذا فی الحصن الحصین: ۱۵۹، میر محمد کتب خانه، کراچی)

(۲) ''وزاد فی المنیة أیضاً: وأن یقول بعد فراغه سبحانک اللّٰهم وبحمدک أشهد أن لا إله ألا أنت أستغفرک وأتوب إلیک وأشهد أن محمداً عبدک ورسولک ناظراً إلی السماء''. (ردالمحتار مطلب فی بیان ارتقاء الحدیث الضعیف الی مرتبة الحسن: ۱۲۸/۱، سعید)

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف انگشت شہادت اٹھانا:

سوال: وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف انگشت شہادت اٹھانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بعض فقہا نے اس کو ذکر کیا ہے اور بعض نے صرف آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کو بیان کیا ہے لہٰذا دونوں کی گنجائش ہے، اسے ضروری نہ سمجھا جائے اور نہ کرنے والوں پر نکیر نہ کیا جائے یہ محض آداب میں سے ہے۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: **"(قوله والإتيان بالشهادتين بعده)ذكر الغزنوی أنه يشير بسبابته حين النظر إلى السماء"**. (طحطاوی علی مراقی الفلاح:۴۳)

یعنی آداب وضو میں سے ایک ادب یہ ہے کہ وضو کے بعد شہادتین پڑھے، غزنویؒ نے بیان کیا ہے کہ آسمان کی طرف دیکھتے وقت اپنے انگشت شہادت سے اشارہ کرے۔

شامی میں ہے: **"وزادفی المنية أيضاً وأن يقول بعدفراغه سبحانک اللّٰهم وبحمدک أشهد أن لا إلٰه إلاأنت أستغفرک وأتوب إليک وأشهدأن محمداعبدک ورسولک ناظراًإلى السماء"**. (شامی:۱/۱۱۹، آداب الوضوء)

حصن حصین میں ہے: **"وإذافرغ من الوضوء رفع نظره إلى السماء وليقل أشهد أن لاإلٰه إلاالله ...إلى قوله ...من توضأ فقال سبحانک اللّٰهم وبحمدک أستغفرک وأتوب إليک كتب له فی رق ثم جعل فی طابع فلم يكسرإلى يوم القيامة"**.

یعنی وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر تین مرتبہ کلمۂ شہادت پڑھے۔

"أشهدأن لاإلٰه إلاالله وحده لاشريک له وأشهدأن محمداًعبده ورسوله".

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ **"اللّٰهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين،سبحانک اللّٰهم وبحمدک أشهدأن لاإلٰه إلاأنت أستغفرک وأتوب إليک"**.

یا یہ دعا پڑھے۔ **"سبحانک اللّٰهم وبحمدک أستغفرک وأتوب إليک"**.

جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا دعا کرتا ہے اس کے لیے (مغفرت کا) ایک پرچہ لکھ کر اور پھر اس پر ایک مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (اور وہ مغفرت کا حکم برقرار رہے گا)۔

(حصن حصین عربی:۶۸-۶۹، حصن حصین مترجم:۱۰۰، از حضرت مولانا ادریس صاحبؒ)

ہو سکے تو قبلہ رخ ہو کر دعا پڑھے۔

بدائع میں ہے: **"ثم يستقبل القبلة ويقول أشهد....الخ.** پھر قبلہ رخ ہو کر پڑھے۔ **"أشهدأن لاإلٰه إلاالله وأشهدأن محمداًرسول الله"**. (بدائع الصنائع:۱/۳۳، آداب الوضوء) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ:۷/۱۴۰، ۱۴۱)

وضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنا:

سوال: وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ قدر پڑھنا مستحب ہے؟ اس سلسلہ میں رہبری کیجئے (حکیم واسع موہانی)

الجواب ــــــــــــــــــــــ

احادیث میں اس بات کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ پوری طرح وضو کرنے کے بعد ''**أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله**'' پڑھا جائے۔(۱)

فقہا نے لکھا ہے کہ کھڑا ہو کر اور قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھے اور بعض حضرات نے اس کو بھی مستحب قرار دیا ہے کہ اس موقعہ پر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جائے،(۲) علامہ حصکفیؒ نے اس موقع سے سورۂ قدر کی تلاوت کا بھی ذکر کیا ہے اور علامہ شامیؒ نے اس سلسلہ میں فقیہ ابواللیثؒ کی ذکر کی ہوئی حدیثوں کا حوالہ دیا ہے۔ (۳)

ان سب کو ملا کر واضح ہوا کہ (۴) وضو کے بعد قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو، آسمان کی طرف نگاہ کرے، انگشت شہادت اٹھائے اور کلمۂ شہادت پڑھے اور سورۂ قدر کی تلاوت بھی کر لے، وضو کے افعال سے فارغ ہونے کے بعد۔ واللہ اعلم (کتاب الفتاویٰ:۲/۵۱-۵۲)

وضو کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھنا:

سوال: آپ نے بہشتی زیور کے حصہ اول میں لکھا ہے ''بعد وضو کے ''**إنا أنزلناه**'' اور دعا پڑھنا چاہئے اور ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ ''اس کے ثابت ہونے کی حدیث موضوع ہے اور پڑھنا اس کا خلاف سنت ہے'' آیا ہم کس کے قول کو تسلیم کریں اور آپ نے کسی صحیح روایت سے لکھا ہو تو جواب دیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

منیۃ المصلی میں ''**إنا أنزلناه**'' پڑھنے کو لکھا ہے'' اور شبہ کا جواب (۵) یہ ہے کہ ''یہ نہیں لکھا ہے کہ اس کا پڑھنا سنت

---

(۱) ''**قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال: أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، اللّٰهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين، فتحت له ثمانية أبواب من الجنة يدخل من أيها شاء، عن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه. (الجامع للترمذي، حديث نمبر: ۵۵، باب مايقال بعد الوضوء، أبواب الطهارة:** ص۱۸، محشی

(۲) **ردالمحتار: ۱/۲۳۱۔**

(۳) **حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۴۳۔**

(۴) یعنی بہتر ہے کہ۔ انیس۔

(۵) حضرت مولانا مدظلہم العالی کا جواب مبنی بر تسلیم صحت بیان سائل ہے، ورنہ اصل حقیقت یہ ہے کہ نہ ملا علی قاریؒ نے اس حدیث کو موضوع کہا اور نہ اس پر عمل کو خلاف سنت بتلایا جیسا کہ جناب مولانا عبدالحیؒ صاحب کی کتاب سعایہ سے یہ امر واضح ہے چنانچہ انہوں نے لکھا ہے۔

''**وفي المصنوع في معرفة الموضوع لعلي القاريؒ حديث ''من قرأ في الفجر بـ''ألم نشرح'' و''ألم تر'' لم يرمد، قال السخاويؒ لا أصل له وكذا قراءة'' إنا أنزلناه''.**

==

یا ثواب ہے''اور ملا علی قاری اگر خلاف سنت کہتے ہیں تو جب کہ اس کو کوئی سنت سمجھے ورنہ کوئی حرج نہیں پس تعارض نہ رہا۔

فی رد المحتار تحت قوله: وأما الموضوع فلا يجوز العمل به بحال وأما لو كان داخلاً فی أصل عام فلا مانع منه لا لجعله حديثاً بل لدخوله تحت الأصل العام،اھ. (ج:۱/ص:۱۳۳)(۱)**فقط واللّٰه تعالیٰ أعلم**

۲۰/ جمادیٰ الاولیٰ ۱۳۲۴ھ۔ امداد جلد اول صفحہ ۱۲۔ (امداد الفتاویٰ جدید:۱/۳۱۔۳۲)

وضو کے وقت کلی اور ناک میں پانی دینے میں مبالغہ کرنا:

سوال: وضو کرتے ہوئے دہن اور ناک میں پانی دینے کے وقت مبالغہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب

بہ مبالغہ کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا مستحب ہے۔(۲) واللہ اعلم

بدست خاص، ص:٦۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۳۹)

== عقيب الوضوء لاأصل له وهو مفوت سنة،وأراد السخاويؒ أنه لاأصل له فی المرفوع وإلا فقد ذكره أبو الليث السمرقنديؒ وهو إمام جليل وأما قوله وهو مفوت سنة أی سنة الوضوء ففيه أن الوضوء ليس له سنة مستقلة كما حققه الغزاليؒ وإنما يستحب أن يصلی بعد كل وضوء ولم يشترط أحد فورية ما بعده ولا ينافی قراءة سورة وغيرها آه''سعاية:۱۸۳ جلد اول. اس سے معلوم ہوا کہ اس کے موضوع کہنے کی نسبت علی قاریؒ کی طرف بالکل غلط ہے بلکہ سخاویؒ نے اس کی نسبت ایک تو''لا أصل له'' کہا تھا (موضوع انہوں نے بھی نہ کہا تھا) پس علی قاریؒ نے ان کے قول کی توجیہ کی اور دوسرے انہوں نے اس کو''مفوت سنۃ'' کہا تھا (خلاف سنت نہ کہا تھا) علی قاریؒ نے اس کا جواب دیا پس وہ قراءۃ ''إنا أنزلنا '' کے حامی ہوئے نہ کہ مانع، اس سے سائل کے بیان کی غلطی معلوم ہوگئی، اب سنو کہ سعایہ میں ہے: في الحلية: سئل عن أحاديث ذكرها أبو الليثؒ فی مقدمته فی فضل قراءة سورة القدر بعد الوضوء لشيخنا الحافظ ابن حجر العسقلانيؒ فأجاب: بأنه لم يثبت منها شیء عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم لا من قوله ولا من فعله والعلماء يتساهلون فی ذكر الحديث الضعيف والعمل به فی فضائل الأعمال. آه، اس سے معلوم ہوا کہ حدیث ''قراءۃ سورۃ قدر'' ضعیف ہے نہ کہ موضوع اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ سخاویؒ کے قول ''لا أصل له'' سے اس کا موضوع ہونا نہیں ظاہر ہوتا جب یہ امر معلوم ہوگیا تو اب سمجھو کہ شرح منیہ میں ہے: ومن الأداب أن يقرأ بعد الفراغ من الوضوء سورة ''إنا أنزلناه'' مرة أو مرتين أو ثلاثاً كذا توارث عن السلف وروی فی ذلک آثار لا بأس بها فی الفضائل، اھ. اور سعایہ میں ہے: وفی المقدمة الغزنوية فی فروغ الحنفية: أن من المستحبات أن يقرء بعد الوضوء سورة إنا أنزلناه ثلاث مرات لقوله عليه الصلاة والسلام: من قرأ إنا أنزلناه علی أثر الوضوء مرة كتب اللّٰه له عبادة خمسين سنة قيام ليلها وصيام نهارها ومن قرأها مرتين أعطاه اللّٰه ما يعطی الخليل والكليم والحبيب ومن قرأ ثلٰث مرات يفتح اللّٰه له ثمانية أبواب الجنة فيدخلها من أی باب شاء بلا حساب ولا عذاب وروی أيضاً: من قرأ''إنا أنزلناه'' علیٰ أثر الوضوء مرة كتبه اللّٰه من الصديقين ومن قرأها مرتين كتبه اللّٰه من الشهداء ومن قرأها ثلٰث مرات يحشره اللّٰه تعالیٰ مع الأنبياء انتهي. ان تمام تنصیصات کے مجموعہ سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ قراءۃ ''سورۃ انا انزلناہ'' بعد الوضوء اولیٰ ہے اور اس میں اجر کی توقع ہے، گو ثواب مذکور فی الاحادیث المذکورۃ کا اعتقاد جائز نہیں کیوں کہ یہ امر بلا نقل صاحب وحی کے معلوم نہیں ہوسکتا اور صاحب وحی سے اس کا ثبوت نہیں ہے پس بہشتی زیور پر کچھ شبہ نہ رہا، واللہ اعلم (تصحیح الاغلاط:۳)

(۱) رد المحتار ۱/۱۳۳،مطلب فی بيان ارتقاء الحديث الضعيف إلى مرتبة الحسن ۔انیس

(۲) عن عاصم بن لقيط بن صبرة......فقلت يارسول اللّٰه،أخبرنی عن الوضوء قال:أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع وبالغ فی الاستنشاق إلا أن تكون صائماً.(سنن ابی داؤد باب فی الاستنثار،انیس)

صرف داہنے ہاتھ سے وضو کرنا جائز ہے:

سوال: فقط داہنے ہاتھ سے بلاعذر وضو تمام کرے جائز ہے یا مکروہ؟

الجواب

اس کی کراہت کی نہ کوئی روایت نظر سے گذری، نہ درایت اس کی موجب معلوم ہوتی ہے بلکہ بعضے اعضا تو دونوں ہاتھ سے دھل بھی نہیں سکتے جیسے ''یدین إلی المرفقین''اور بعضے اعضا میں تعسُّر (دشواری) ہے جیسے ''رجلین'' اور روایت بھی اکتفا کے جواز کی مؤید ہے۔

في الدر المختار في الآداب: غسل رجليه بيساره.

في ردالمحتار عن شرح الشيخ إسمٰعيل قال: يفرغ الماء بيمينه على رجليه ويغسلهما بيساره. اهـ.

۲۵ رمحرم ۱۳۲۶ھ (تتمہ اولیٰ ص:۲) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۳)

ایک ہاتھ سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں:

سوال: ایک ہاتھ سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

درست ہے مگر خلاف سنت ہے بلا ضرورت ایسا نہ کرنا چاہئے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۳۲)

چہرہ کا دھونا ایک ہاتھ سے ہے یا دونوں ہاتھ سے:

سوال: شستن وجہ در وضو بدو دست باید یا بیک دست؟(۲)

الجواب

شستن وجہ در وضو بدو دست باید، اگر عذرے نہ باشد۔(۳)

كما يظهر من قوله: ومستحبه الخ التيامن في اليدين والرجلين لا لأذنين والخدين الخ (در مختار) قوله: لا لأذنين فيمسحهما معاً إن أمكنه، الخ. (شامي) قوله التيامن: أي البدء باليمين، الخ. (شامي)(۴) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۳۲)

---

(۱) عن ابن عباسؓ دخل على عليٌّ وقد أهرق الماء فدعا بوضوء ونحوه، وفيه ثم تمضمض وانتثر ثم أدخل يديه في الإناء جميعاً فأخذ بهما حفنة من ماء وضرب بها على وجهه، الحديث". (جمع الفوائد، صفة الوضوء: ج ۱ ص ۳۵، ظفیر)

(۲) وضو میں چہرہ ایک ہاتھ سے دھونا چاہیے یا دونوں ہاتھ سے؟ انیس

(۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے وضو میں چہرہ دھونا چاہیے۔ انیس

(۴) ردالمحتار، كتاب الطهارة، مستحبات وضوء: ۱/۱۱۵) قال ابن عباسؓ: أتحبون أن أريكم كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بإناء فيه فاغترف غرفة بيده اليمنىٰ فتمضمض واستنشق ثم أخذ أخرىٰ فجمع بهايديه ثم غسل وجهه، الخ. (جمع الفوائد صفة الوضوء: ۱/۳۶، ظفیر)

گردن کا مسح:

سوال: گردن پر مسح کرنے کے وقت جو انگلیاں کھینچ لیتے ہیں، یہ فعل کیسا ہے؟

الجواب

گردن کا مسح انگلیوں کی پشت کو کھینچ کر جیسا کہ معروف ہے درست ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۳۲)

گردن کے مسح کی تحقیق:

سوال: روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گردن کا مسح کانوں سے پہلے سر کے ساتھ کرنا چاہیے "**حتی بلغ القفا**" کے الفاظ عام روایات میں ہیں اور کتب فقہ میں کانوں کے بعد مسح گردن تحریر ہے پس صورت تطبیق کیا ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

''حتی بلغ القفا'' کے الفاظ سے مسح رقبہ ثابت نہیں ہوتا۔ قفا اور رقبہ میں فرق ہے، قفا سر کا جزء ہے اور رقبہ مستقل عضو ہے۔ بالفرض قفا بمعنی رقبہ لے لیا جائے تو بھی اس پر قصداً مسح کرنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ بغرض استیعاب رأس ہوا ہے، مسح رقبہ کے اثبات پر حضرت مولانا عبدالحئی لکھنوی قدس سرہ کا رسالہ ''تحفۃ الطلبۃ فی تحقیق مسح الرقبۃ'' قابل قدر ہے اس میں مندرجہ ذیل روایات بھی ہیں۔

(۱) "ذكر ابن السكنؒ في كتاب الحروف: حديث مصرف ابن عمرو يبلغ به عمر بن كعب رضي الله تعالى عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح لحيته وقفاه".

(۲) "روى أبو نعيمؒ في تاريخ أصبهان: من حديث ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من توضأ ومسح عنقه وُقي الغل يوم القيامة".

(۳) "روى الديلميؒ في مسند الفردوس من حديث ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما "مسح الرقبه أمان من الغل يوم القيامة".

(۴) "روى أبو عبيدؒ في كتاب الطهور: عن عبدالرحمن بن مهدي يبلغ به موسى بن طلحة رضي الله تعالىٰ عنه أنه قال: " من مسح قفاه مع رأسه وُقي الغل يوم القيامة" قال العينيؒ في شرح الهداية: هذا وإن كان موقوفاً لكن له حكم الرفع لأنه لامجال للرأي فيه انتهى".

(۵) "حكى ابن همامؒ من حديث وائلؓ في صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم مسح على رأسه ثلاثاً وظاهر أذنيه ثلاثاً وظاهر رقبته، الخ. رواه الترمذيؒ".

وقال قدس سره في حاشية رسالته المذكورة: (قوله رواه الترمذيؒ) هكذا ذكر في الفتح وتبعه

(۱) ومستحبه: التيامن الخ ومسح الرقبة بظهريديه. (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، مستحبات الوضوء: ۱/۱۱۵، ظفير)

الشیخ الدهلویؒ فی شرح سفر السعادة: ولکنی لم أجده فی النسخ المتداولة من جامع الترمذیؒ وذکر العینیؒ في البناية والجمال الزيلعیؒ في تخريج أحاديث الهداية المسمى بنصب الراية وابن حجر العسقلانیؒ فی ملخص تخريج الزيلعیؒ المسمى بالدراية هذه الرواية مسندة إلى البزار،آه".

ان روایات کی سند میں اگرچہ کلام ہے مگر فضائل میں ضعیف روایت پر بھی عمل جائز ہے نیز تعدد طرق کی وجہ سے روایت میں قوت آجاتی ہے اگرچہ ہر سند ضعیف ہو۔ رسالہ مذکورہ میں ''حتی بلغ القفا'' اور ''حتی بلغ القذال'' والی روایات بھی ہیں مگر ان سے استدلال تام نہیں۔ **کمامر**

مذکورہ بالا روایات میں سے روایت اولیٰ ورابعہ میں بھی اگرچہ قفا کا ذکر ہے مگر اسے مستقلاً ذکر کرنے سے ظاہر ہے کہ اس سے مسح رقبہ ہی مراد ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سلخ جمادی الآخرۃ ۹۷ھ۔ (احسن الفتاوی: ۲/۱۲-۱۳)

سر کے مسح کے ضمن میں گردن کے مسح کا حکم:

سوال: جب مسح کرتے وقت سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے ہاتھ کو گردن کی طرف لے جاتے وقت بھی گردن کا مسح کر لیا جاوے یعنی ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کے جو گردن کی طرف کھینچا تمام سر پر پھرا کر کے ساتھ ہی گردن پر اسی وقت پھیر لیا جائے جیسا کہ ابوداؤد کی حدیث **مدهما إلى القفا** کا مفہوم معلوم ہوتا ہے اسی طرح مسح کرنا بہتر ہے یا ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا مستحب ہے، حدیث مذکور کا مفہوم ومطلب صحیح کیا ہے؟

الجواب

اس سے مستحب ادا نہ ہوگا، ایک تو ترتیب نہ رہی دوسرے ظہر ید سے نہ ہوا اور بظہر ید کی قید کتب فقہ (۱) درمختار وغیرہ میں مصرح ہے اور حدیث کا مطلب ظاہر ہے کہ اس میں مسح قفا (قفا: گدی، سر کا پچھلا حصہ، قذال کے بھی یہی معنی ہیں) آیا ہے۔ جو کہ راس کا جزو ہے اور رقبہ اس سے خارج ہے، پس اس کو مسح رقبہ سے کچھ مس نہیں اور اگر اس کا عموم فرض کر لیا جاوے تو ''**بلوغ قذال**'' یا ''**مدالی القفا بمعنی الرقبة**'' سے یہ لازم نہیں آیا کہ یہ قصداً تھا بلکہ استیعاب راس میں اس کا بھی مس ہوگیا اور اگر مس کو قصداً مان لیا جاوے تو ممکن ہے کہ بیان جواز پر محمول کر لیا جاوے اس سے مستحب کا ادا ہو جانا لازم نہیں آتا۔

۸/رجب ۱۳۳۱ھ، تتمہ خامسہ ص: ۱۷۱۔ (امداد الفتاوی جدید: ۱/۴۰)

---

(۱) وقال الشيخ اللكنوی فی السعاية (۱/۱۷۸) الثابت من الأخبار المذكورة أنه صلى الله عليه وعلى آله وسلم مسح قفاه مع رأسه وجر يديه إلى القفا، وأخرجهما من أسفل عنقه.

گردن کے مسح کا حکم:

سوال: دیر باز است کہ مسح گردن در وضونمی کنم زیرا کہ درزادالمعاد لابن القیم ومکتوبات شریف مجدد الف ثانی بدعت نوشتہ اند ودر قاضی خان بلفظ قیل نیز موجود است اکنوں منتظر حکم عالی ہستم در بارہ خود چہ کنم ہر چہ صادر شود بجا آورم؟ (۱)

الجواب

مسئلہ اثر براستحباب اند ترک نہ کنند۔ (۲) فقط

۸/ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ، تتمہ اولیٰ ص: ۲۱۲۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۳۹/۱)

وضو میں پاؤں بائیں ہاتھ سے دھوئے جائیں:

سوال وضو میں دونوں پاؤں یا ایک پاؤں داہنے ہاتھ سے دھونا جائز ہے یا نہیں؟ محمد شفیع کالی موری حیدرآباد۔

الجواب

بائیں ہاتھ سے پاؤں دھونا آداب وضو سے لکھا ہے لہذا دائیں ہاتھ سے پاؤں دھونا خلاف ادب ہے۔

درمختار میں آداب وضو میں لکھتے ہیں: وغسل رجلیه بیساره،اھ۔ (درمختار علی الشامیۃ: ج ۱ ص ۱۲۱) فقط واللّٰہ أعلم

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، الجواب صحیح۔ خیر محمد عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ ۵۳/۲)

وضو کرتے وقت اذان کا جواب دینے کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص وضو کر رہا ہو اور اسی وقت اذان شروع ہو جائے تو کیا یہ شخص وضو کی دعائیں پڑھے یا اذان کا جواب دے، شرعاً کون سا عمل افضل ہے؟

---

(۱) خلاصۂ سوال: دریافت طلب امر یہ ہے کہ میں وضو میں گردن کا مسح نہیں کرتا ہوں اس لئے کہ علامہ ابن القیمؒ کی کتاب زاد المعاد اور مجدد الفِ ثانیؒ کے مکتوبات شریف میں اس کو بدعت لکھا ہے اور فتاویٰ قاضی خاں میں بھی لفظِ قیل سے لکھا ہے، اب میں آنحضور کے حکم کا منتظر ہوں کہ میں کیا کروں جو حکم دیں اس پر عمل کے لئے تیار ہوں؟ انیس

(۲) گردن کے مسح کے بارے میں علما کی تین رائیں ہیں، امام نوویؒ وغیرہ بدعت فرماتے ہیں، شرنبلالیؒ وغیرہ سنت فرماتے ہیں اور اکثر احناف اور اصحاب متون مستحب فرماتے ہیں اور یہی صحیح قول ہے۔ تفصیل کے لئے سعایہ (۱۷۸/۱) اور رسالہ تحفۃ الطلبہ فی مسح الرقبۃ مصنفہ مولانا عبد الحی صاحب لکھنویؒ ملاحظہ فرمائیں۔ سعید احمد

۱۔عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: من توضأ ومسح بیدیه علی عنقه وُقی الغل یوم القیامة. (التلخیص الحبیر، باب سنن الوضوء جلد اول ص ۳۴/ شرح احیاء العلوم للعلامة الزبیدی، ج دوم ص ۳۶۵/ إعلاء السنن، باب کیفیة الوضوء، ج اول، ص ۱۲۰) ۲۔عن لیث عن طلحة عن أبیه عن جده أنه رأی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یمسح رأسه حتی بلغ القذال ومایلیه من مقدم العنق بمرة. قال: القذال: السالفة العنق. (مسند الامام احمد، باب حدیث جد طلحة الأیامی، ج رابع، ص ۵۳۱، نمبر ۱۵۵۲۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ گردن کا مسح کرنا مستحب ہے۔ انیس

الجواب

وضو کرتے وقت مسنون دعائیں پڑھنا اور اذان کا جواب دینا دونوں سنت ہیں، لہذا دونوں میں سے جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، تاہم اذان کا جواب دینا زیادہ بہتر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان سننے والے کو سلام کا جواب دینا بھی مناسب نہیں، حالانکہ سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

قال العلامة الكاسانيؒ:" ولا ينبغي أن يتكلم السامع في حال الأذان والإقامة ولا يشتغل بقراءة القرآن ولا بشيء من الأعمال سوى الإجابة ولو كان في القراءة ينبغي أن يقطع ويشتغل بالاستماع والإجابة". (بدائع الصنائع، فصل مايجب على السامعين عند الأذان: ج ا ص ۱۵۵) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۲۰۸)

وضو کرنے کا افضل طریقہ:

سوال: وضو کھڑے ہو کر کرنا چاہئے یا بیٹھ کر؟

الجواب

وضو بیٹھ کر کرنا چاہئے، اس لئے کہ وضو کے آداب میں یہ بات ہے کہ وضو بیٹھ کر کیا جائے۔

"**ومن الآداب (أن يجلس المتوضي مستقبل القبلة عند غسل سائر الأعضاء) ومن الآداب (أن يكون جلوسه علىٰ مكان مرتفع). (حلبي كبير: ج ا ص ۳۱ باب الوضوء)** (۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۰۶)

کھڑے ہو کر وضو کرنا کیسا ہے:

سوال: کیا کھڑے ہو کر وضو کرنا جائز ہے؟

الجواب وباللّٰہ التوفیق

وضو ہو جائے گا، مگر یہ خلاف سنت ہے، نیز کھڑے ہو کر وضو کرنے میں چھینٹ پڑے گی جو بعض ائمہ کے نزدیک نجس ہے، اس لیے اجتناب کرنا چاہیے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی ۲۳/۸/۱۳۵۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۶۲/۲)

---

(۱) قال العلامة ابن عابدينؒ: "وينبغي للسامع أن لايتكلم ولايشتغل بشيء في حالة الأذان والإقامة ولايرد السلام أيضاً لأن الكل يخل بالنظم". (ردالمحتار، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد: ج ا ص ۳۹۹)

(۲) قال الحصكفيؒ: (والجلوس في مكان مرتفع) تحرزاً عن الماء المستعمل، وعبارة الكمال: وحفظ ثيابه من التقاطر، وهي أشمل. (الدرالمختار على صدر ردالمحتار: ج ا ص ۱۲۷، آداب الوضوء، ومثله في السعاية: ج ا ص ۱۸۰، آداب الوضوء)

(۳) (ومن آدابه)... (والجلوس في مكان مرتفع) تحرزاً عن الماء المستعمل وعبارة الكمال: وحفظ ثيابه من التقاطر وهي أشمل (الدرالمختار). (قوله تحرزاً الخ) لوقوع الخلاف في نجاسته ولأنه مستقذر. (ردالمحتار: ۲۵۱/۱)

کھڑے ہوکر وضو کرنے کا حکم:

سوال   کیا نلکے وغیرہ پر کھڑے ہوکر وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

وضو کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اونچی جگہ پر قبلہ رو بیٹھ کر وضو کیا جائے۔

فآداب الوضوء (الجلوس فی مکان مرتفع) تحرزاً عن الغسالة واستقبال القبلة ،اھ. (مراقی الفلاح: ص ۴۲) **فقط واللّٰہ أعلم**

بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان۔۱۳/۹/۱۴۰۹ھ

الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۸۷)

وضو میں پیر کھڑے ہوکر دھونا:

سوال: بیٹھے ہوئے وضو کرکے اور کھڑے ہوکر پیر دھونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر بیٹھ کر پاؤں دھونے میں دقت ہو یا کھڑا ہوکر ماء مستعمل سے حفاظت ہوتی ہوتو کھڑے ہوکر پاؤں دھونے میں مضائقہ نہیں بلکہ ماء مستعمل سے تحفظ کے لیے کھڑے ہوکر پاؤں دھونا بہتر ہے۔

آداب الوضوء:"الجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الغسالة المراد حفظ الثیاب عن الماء المستعمل کماذکره الکمال، لایقید الجلوس فی مکان مرتفع آه". (۴۴)(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (فتاویٰ محمودیہ:۵/۷۶)

چپل پہن کر وضو کرنے کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص چپل پہن کر وضو کرے تو کیا اس کا وضو ہوجائے گا؟ حدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

(محمد ندیم ذوالفقار علی، بھینسہ)

(۱)   والجلوس فی مکان مرتفع)تحرزاً عن الماء المستعمل،وعبارةالکمال: وحفظ ثیابه من التقاطروهی أشمل. (الدرالمختارمع ردالمحتار: ۱/۱۲۷،آداب الوضوء،سعید)

الجواب

وضو میں جن اعضا کے دھونے کا حکم دیا گیا ہے، یعنی چہرہ، ہاتھ اور پاؤں، ان کا دھو لینا وضو کے درست ہونے کے لئے کافی ہے، اس لئے اگر کسی شخص نے ایسی چپل پہن رکھی ہو کہ چپل کے باوجود پاؤں کا اوپری اور نچلا حصہ پوری طرح دھل جائے اور ہر جگہ پانی پہنچ جائے تو ایسی چپل میں بھی وضو درست ہو جائے گا، آج کل جو ہوائی چپل پہنی جاتی ہے وہ اسی انداز کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارکین بھی ایسی تھیں کہ بہ آسانی پائے مبارک تک پانی پہنچ جاتا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین پہنے ہوئے وضو میں پاؤں دھویا ہے۔

”عن عبيد بن جريج قال: قلت لعمر: رأيتک تلبس هذه النعال السبتية و تتوضأفيها، قال: رأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يلبسها ويتوضأ فيها“. (۱)

نیز صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی نعلین پہنی ہوئی حالت میں پاؤں کا دھونا ثابت ہے۔ فقط

(کتاب الفتاویٰ: ۲/۴۲)

چپل پہن کر وضو کرنا:

سوال: ایک وضو خانہ مسجد سے بالکل الگ ہے کیا اس میں چپل پہن کر وضو کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ھو المصوب

وضو خانہ میں چپل پہن کر وضو کر سکتے ہیں (۲)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: جلد ۱ صفحہ ۲۰۷)

بیسن میں وضو کرنے کا حکم:

سوال: آج کل کے نئے دور میں منہ ہاتھ دھونے کے لئے بیسن بنائے گئے ہیں جن میں کھڑے ہو کر منہ ہاتھ دھویا جاتا ہے، کیا ان میں وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

وضو کرنا جائز ہے لیکن خلاف ادب ہے۔

”ومن الآداب (أن يجلس المتوضى مستقبل القبلة عند غسل سائر الأعضاء) ومن الآداب (أن يكون جلوسه على مكان مرتفع. (حلبی کبیر: ج ۱ ص ۳۱، آداب الوضوء) (۳) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۰۸)

(۱) سنن نسائی، حديث نمبر: ۱۱۷، ۱/ ۱۶، باب الوضوء فى النعال، كتاب الطهارة

(۲) عن عبيد بن جريج قال: قلت لعمر: رأيتک تلبس هذه النعال السبتية و تتوضأفيها، قال: رأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يلبسها ويتوضأ فيها. (سنن النسائى، حديث نمبر: ۱۱۷، ۱/ ۱۶، باب الوضوء فى النعال، كتاب الطهارة، انيس)

(۳) قال الحصكفيؒ: والجلوس فى مكان مرتفع تحرزاً عن الماء المستعمل، وعبارة الكمال: وحفظ ثيابه من التقاطر، وهى أشمل. (الدر المختار على صدر رد المحتار: ج ۱ ص ۱۲۷، آداب الوضوء، ومثله فى السعاية: ج ۱ ص ۱۸۰، آداب الوضوء)

واش بیسن میں وضو:

سوال: کیا کھڑے ہوکر Wash basin میں وضو کرسکتے ہیں؟ (سعید بابا، راجیو نگر)

الجواب

فقہا نے اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنے کو ادب بتایا ہے، لیکن اس کا مقصد پانی کی چھینٹ سے بچنا ہے۔
"**الجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الغسالة**". (۱)

Wash Basin پر کھڑے ہوکر وضو کرنے میں اعضاء وضو صحیح طریقہ پر دھل جاتے ہیں، اور چھینٹ بھی نہیں پڑتی اس لئے Wash Basin پر وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ (۲) فقط (کتاب الفتاویٰ: ۳۹/۲)

سردی کے موسم میں اعضاءِ وضو دھونے کا طریقہ:

سوال: ۔ سردی کے مہینوں میں اعضاء وضو اتنے خشک ہوجاتے ہیں کہ اگر ان پر پانی بہایا جائے تو اس سے اندام تر نہیں ہوتا بلکہ خشک رہ جاتا ہے، اس صورت میں وضو کیسے کیا جائے؟

الجواب

سردی کے موسم میں خشکی بہت ہوجاتی ہے اور پانی اعضاء وضو کو گیلا نہیں کرتا، اس لئے فقہا نے لکھا ہے کہ دھونے سے قبل مغسولہ اندام کو تر کیا جائے پھر پانی بہایا جائے تاکہ اندام اچھی طرح دھویا جاسکے۔

"**لما قال العلامة الكاسانیؒ: عن خلف بن أيوبؒ أنه قال: ينبغی للمتوضی فی الشتاء أن يبل أعضائه شبه الدهن ثم يسيل الماء عليها لأن الماء يتجافی عن الأعضاء فی الشتاء.** (بدائع الصنائع: ج ۱ ص ۳ کتاب الطهارة) (۳) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۰۶ و ۵۰۷)

وضو کے بعد رومال سے ہاتھ منہ پوچھنا جائز ہے یا نہیں:

سوال: وضو کرکے رومال سے بدن سکھانا درست ہے یا نہیں؟ اور بعض کہتے ہیں کہ جب ریش کا پانی زمین پر گرتا ہے تو فرشتوں کو اٹھانے میں تکلیف ہوتی ہے، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب

اعضائے وضو کو رومال سے پوچھنا مستحب اور آداب میں سے ہے۔

---

(۱) مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ص: ۴۲۔
(۲) مگر افضل و مسنون طریقہ بیٹھ کر وضو کرنا ہے۔ ومن الأداب (أن يجلس المتوضی مستقبل القبلة عند غسل سائر الأعضاء). (حلبی کبیر: ج ۱ ص ۳۱، باب الوضوء، انیس)
(۳) وفی الهندية أيضاً ج ۱ ص ۹، الفصل الثانی فی المستحبات.

درمختار میں ہے: ''ومن الآداب تعاهد موقيه وكعبيه الخ والتمسح بمنديل،الخ''.(۱)
اور شامی نے اس میں زیادہ تفصیل کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رومال سے پوچھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے اور منھ کا پوچھنا بھی درست ہے اور ریش کا بھی۔ اور اگر نہ پونچھا جاوے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔(۲) اور یہ قول کہ ریش کا پانی گرنے سے فرشتوں کو اس کے اٹھانے کی تکلیف ہوتی ہے، بے اصل ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۳۱-۱۳۲)

وضو کے پانی کو کپڑوں سے پونچھنا:

سوال: وضو کے بعد پانی کا خشک نہ کرنا بلکہ اسی طرح مسجد میں داخل ہونا وضو کے پانی کا داڑھی اور ہاتھ وغیرہ سے ٹپکتے رہنا یہاں تک کہ دوران نماز چند رکعات میں اعضا سے وضو کا پانی ٹپکتا رہتا ہے یہ کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

وضو کے بعد اعضا کو پونچھنا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے، نہ پونچھنا بھی ثابت ہے۔(۳) البتہ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ قطرات سے دوسروں کو اذیت نہ ہو، اگر چہ قطرات نجس نہیں، کیوں کہ ہر ایک کی طبیعت یکساں نہیں ہوتی، جس چیز کو قطرات لگیں گے وہ چیز بھی نجس نہیں ہوگی۔(۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۶/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۶/۸۸ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۷)

وضو کا بچا ہوا پانی:

سوال: وضو کرنے کے لیے ایک لوٹا پانی جو درمیان وضو کے ختم ہو گیا پھر دوبارہ پانی لے کر وضو تمام کیا تو اس بچے ہوئے پانی کو کھڑا ہو کر پینا بھی مستحب ہوگا یا نہیں؟ صرف وہی پانی پینا مستحب ہے جو ابتدائے وضو کے لیے لیا گیا ہو، اور اسی میں سے بچ رہا ہو؟

(۱) الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب فى التمسح بمنديل: ۱/۱۲۱-ظفیر

(۲) وإنما وقع الخلاف فى الكراهة ففى الخانية: ولا بأس للمتوضى والمغتسل روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يفعله ومنهم من كره ذلك ومنهم من كره للمتوضى دون المغتسل والصحيح ماقلنا إلا أنه ينبغى أن لا يبالغ ولا يستقصى فيبقى أثر الوضوء على أعضائه. (ردالمحتار كتاب الطهارة مطلب فى التمسح بمنديل: ۱/۱۲۱، ظفیر)

(۳) (قوله والتمسح بمنديل) ذكره صاحب المنية فى الغسل وقال فى الحلية: ولم أر من ذكره غيره وإنما وقع الخلاف فى الكراهة ففى الخانية: ولا بأس به للمتوضى والمغتسل روى عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أنه كان يفعله ومنهم من كره ذلك ومنهم من كره للمتوضى دون المغتسل والصحيح ماقلنا إلا أنه ينبغى أن لا يبالغ ولا يستقصى فيبقى أثر الوضوء علىٰ أعضائه، آه. (ردالمحتار: ۱/۱۳۱، مطلب فى التمسح بالمنديل، سعيد)

(۴) (وهو طاهر) ولو من جنب، وهو الظاهر... (ليس بطهور). (الدر المختار، قبيل مطلب مسئلة البئر: ۱/۲۰۰، ۲۰۱، سعید)

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

وضو کا بچا ہوا پانی وہ ہے جو وضو کے تمام ہونے کے بعد بچے لہذا پہلی مرتبہ لیے ہوئے پانی سے پینا (جبکہ وضونا تمام رہے اور دوسری مرتبہ پانی لینے کی نوبت آئے) مستحب نہیں ہے، وضو کا بچا ہوا پانی پینا مطلقاً مستحب ہے خواہ کھڑا ہو کر پئے یا بیٹھ کر۔

"قال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالى: وأن يشرب بعده من فضل وضوئه كماء زمزم مستقبل القبلة قائماً أو قاعداً، أفاد أنه مخير في هٰذين الموضعين وأنه لا كراهة فيهما في الشرب قائماً بخلاف غيرهما وأن المندوب هنا هو الشرب من فضل الوضوء لا بقيد كونه قائماً آه". (ردالمحتار: ١/١٣٣) (١) فقط واللّٰه تعالىٰ أعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبداللطیف، صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مظاہر علوم (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۷)

(١) مطلب في مباحث الشرب قائماً، سعيد، وكذا في التاتارخانية: ١/١٢١، آداب الوضوء، ادارة القرآن، كراچی

حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ کھڑے ہو کر وضو کا پانی پینا بہتر ہے۔

عن أبي حية قال: رأيت علياً توضأ فأنقى كفيه ثم غسل وجهه ثلاثاً و ذراعيه ثلاثاً و مسح برأسه ثم غسل قدميه إلى الكعبين ثم قام فشرب فضل وضوئه ثم قال إنما أردت أن أريكم طهور رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم. (مصنف ابن أبي شيبة، باب في الوضوء كم مرة، ج اول، ص ١٦، نمبر ٥٤، انيس)

<u>**وضو کے آداب:**</u> وضو ایک عبادت ہے اور دوسری اہم ترین عبادت نماز کے لیے شرط وسبب کا درجہ رکھتا ہے، اس لیے ایک گونہ اسے نماز سے مشابہت بھی ہے، اس لیے وضو کرتے وقت مندرجہ ذیل آداب ومستحبات کا اہتمام کرنا چاہیے تا کہ وضو احسن طریقہ پر مکمل ہو۔

١--- وضو کی نیت دل میں کرنے کے ساتھ زبان سے بھی کرنا چاہیے۔
٢--- وضو نماز کے وقت سے پہلے کرنا چاہیے، مگر یہ اس کے لیے ہے جسے وضو رکھنے میں عذر نہ آتا ہو۔
٣--- وضو کے لیے قبلہ رو بیٹھنا چاہیے۔
۴--- اونچی جگہ بیٹھنا چاہیے تا کہ مستعمل پانی پاؤں و کپڑے پر نہ آئے۔
۵--- وضو کا پانی خود سے لینا چاہیے کسی دوسرے سے مدد نہیں لینی چاہی۔
٦--- وضو کا پانی لوٹے میں بائیں طرف رکھنا چاہیے اور اگر بڑے برتن میں ہو تو داہنے رکھنا چاہیے۔ لوٹے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر داہنے ہاتھ میں پانی ڈالنا چاہیے۔
۷--- وضو کے برتن کو صرف اپنے لیے خاص نہیں کرنا چاہیے۔
٨--- وضو کا پانی ایک مد سے کم نہ ہو۔
٩--- وضو کا پانی دھوپ سے گرم نہ ہو۔
١٠--- وضو کا پانی کپڑے پر نہ گرنا چاہیے۔
١١--- وضو کرتے وقت دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔
١٢--- ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ یا ماثورہ دعاء پڑھنی چاہیے۔
١٣--- انگلیوں میں اگر انگوٹھی ہو اور عورتوں کے کان وناک میں زیورات ہوں تو ان کو ہلا کر پانی پہونچانا چاہیے گرچہ بغیر ہلائے پانی پہونچتا ہو۔
١۴--- دونوں آنکھوں کے بھوں کے بالوں کی جڑ اور آنکھوں کے کناروں تک پانی پہونچانے کا خیال رکھنا۔
١۵--- پاؤں کے اوپر کی ہڈی اور نیچے کے تلوے کو دھونے کا خیال رکھنا۔ ==

وضو کے بعد رومالی پر پانی چھڑکنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ،مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جب وضو سے فارغ ہوتو شرمگاہ یعنی رومالی پر پانی چھڑکنا کیسا ہے آیا جائز ہے یا نہیں اور یہ فرض ہے یا واجب یا مستحب؟ بینوا توجروا۔

(مرسلہ عصمت اللہ صاحب مرادآبادی)

الجواب

دفع وسواس کے لیے بعد وضو تھوڑا پانی رومالی پر چھڑک لینا بہتر ہے اگر نہ چھڑکا تو گناہ نہیں ہے نہ اس سے واجب فوت ہوتا ہے نہ فرض۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ کامل:۲۳۹)

== ۱۶--- پاؤں کے اندرونی حصہ کو بائیں ہاتھ سے دھونا۔

۱۷--- اور جاڑوں میں دھونے سے پہلے پانی سے تر کر دینا تا کہ پانی ڈالتے وقت ہر بار پانی پورے پاؤں پر پڑے اور دھل جائے۔

۱۸--- ہاتھوں کو وضو کے پانی سے جھاڑنا نہیں چاہیے۔

۱۹--- کہنیوں اور ٹخنوں سے اوپر تک دھونے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۰--- تر انگلی کو دونوں کانوں کے اندران کے مسح کرتے وقت ڈالنا چاہیے۔

۲۱--- گردن کے اوپر والے حصہ کا دونوں ہتھیلی کے باہری حصہ سے مسح کرنا۔ (طہارت کے احکام ومسائل:۱۱۵،۱۱۶۔انیس)